دار الافتاء والقضاء

الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

eMail: darulifta@gmail.com Web: www.jamiabinoria.net Ph: 0092-212560300-400 Fax: 92-21-2564586

Name :>	**Shahid**	Serial No :>	**4690**
Address :>	**Doha Qatar**	Fatwa No :>	**38931**
Sebject :>	**Ilaj**	Date :>	**7/1/2008**
Writer :>		Email :>	

1:ميري والده كي گرده فيل هى- ديا ليسز كروا رها هي- پاكستان جا كر كسي سي خريدنا جائز هي- يا مي گرده دو شريعت كي اعتبار سي كيا كرنا جائز هي- يه ايسا مرض هي جسكا علاج الله كي سوا كوني نهي كرسكتا-كوني وظيفه بتادو- والده كيلي استخاره اور دعا كرلو-ايك بات صاف كه دو - مجبوري كي حالت مي گرده كي اكثر مريضون ني گرده خريدا هي2:: هماري مستشفى مي اپريشن كثرت سي هو تا هي-اكثر مريضون كو خون كي ضرورت هو تا هي- ايك اداره هي جسكا نام هي عربي مي تبرع الدم الخيرية جس مريض كو خون كي ضرورت هو تو مريض كو خون مل جاتا هي-مي ني اراده كيا هي خون مريضون كو دينالله كيلي تو كيا شريعت مي جائز هي

الجواب حامداً ومصلیاً

① عام حالات میں انسانی اعضاء سے کسی دوسرے انسان کا علاج اور ان کی خرید و فروخت چاہے رضامندی سے ہو، معاوضۃً ہو یا بلا معاوضہ ہر صورت ناجائز اور حرام ہے جس کے بہت سارے مضر پہلو ہیں جو پوری انسانیت کیلئے تباہی کا راستہ بن سکتے ہیں. لہٰذا اس سے احتراز لازم ہے اور اس کے بجائے اپنی والدہ کے گردہ کے ڈیالیسز کروانا زیادہ بہتر ہے تاہم اگر ایسی صورت ہوجائے کہ موصوفہ کی جان بچانے کی کوئی دوسری صورت سوائے گردہ تبدیل کرنے کے ممکن نہ ہو اور جس سے گردہ لیا جارہا ہو اس کی بھی جان کا خطرہ نہ ہو اور آدمی اسے گردہ دیدے تو شرعاً اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے جبکہ موجودہ حالت میں درج ذیل آیات لکھ کر اسے پانی میں گھول کر پلایا جاسکتا ہے ان شاء اللہ مفید رہے گا - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَيَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

② اگر کسی مریض کی ہلاکت کا خطرہ ہو اور ماہر طبیب کی نظر میں اس مریض کی جان بچنے کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ ہو تو اس صورت میں خون لینا اور دینا ہر دو جائز ہیں اب اگر ان حالات میں خون بلا قیمت نہ ملے تو قیمت دے کر خون حاصل کرنا بھی جائز ہے مگر خون دینے والے شخص کیلئے قیمت وصول کرنا درست نہیں.

فی الھندیۃ:- واذا کان الرجل جراحۃ یکرہ المعالجۃ
بعظم الخنزیر والانسان لأنه یحرم الانتفاع به ص۳۵۵ ج۵ ......

(جاری ہے)

وفی الهدایة: ولا یجوز بیع شعور الانسان ولا الانتفاع
به لان الآدمی مکرم لا مبتذل فلا یجوز ان یکون شیء
من اجزائه مهانا مبتذلا ص ۵۵ ج ۳

وفی فتح القدیر: یوجد مباح الاصل فلا حاجة الی
بیعه فلم یکن بیعه فی محل الضرورة حتی یجوز وعلی هذا
قال الفقیه ابو اللیث فلو لم یوجد الا بالشراء جاز شراءه
لشمول الحاجة الیه ص ۳۰۲ ج ۵ — واللہ اعلم بالصواب

شاہد حمید علی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف ...
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۱ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

دار الافتاء
۳۸۹۳۱
۱۴۲۹/۹/۲۱

22/9/08